الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> nadia khan
Address :> peshawar
Subject :> AQAID
Writer :> عبدالرزاق

Serial No :> 8175
Fatwa No :>
Date :> 4/13/2010
Email :>

janab aali as salam alaikum ham aap ki web site s aur us k alawa aap ki kutub s bhi faida uthatay rahtay hain islami liabrary m mufi ahmed yar khan naeemi sahib ki kitab ahkam-e-zindagi m maulana farmatay hain k larkay ki khatna 7 saal s 12 saal ki age m karana chahiye aur 12 saal ki age k baad ye kam na karaya jai aur 7 saal ki age s pehlay ye kam nahi karana chaiye jab k kaha ye jata h k ye kam jitni kam umri m karadiya jai achch h bara-e-meharbani aap is uljhan s nikaliye k konsi age ziyada behtar h au r y k agar larkay ki age 12 saal s ziyada hojai to y kam na karaya jai jawab jald dain shukriya was salam nadia khan peshawar

جناب عالی، السلام علیکم

ہم آپکے ویب سائٹ سے اور اسکے علاوہ آپکی کتابوں سے بھی فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اسلامی لائبریری میں مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کی کتاب احکام زندگی میں مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ لڑکے کا ختنہ سات ۷ سال سے بارہ ۱۲ سال کی عمر میں کرنا چاہیئے اور بارہ ۱۲ سال کی عمر کے بعد یہ کام نہ کرایا جائے اور سات سال کی عمر سے پہلے یہ کام نہیں کرنا چاہیئے جبکہ کہا یہ جاتا ہے کہ یہ کام جتنی کم عمر میں کرا دیا جائے اچھا ہے برائے مہربانی آپ ہمیں اس الجھن سے نکالئے کہ کونسی عمر زیادہ بہتر ہے اور یہ کہ اگر لڑکے کا عمر ۱۲ سال سے زیادہ ہو جائے تو یہ کام نہ کرایا جائے۔ جواب جلدی دیں۔

الجواب حامداً و مصلیاً

ختنہ کرنا شعائر اسلام میں سے ہے اور پیدائش کے بعد کسی وقت بھی ہو سکتا ہے پھر اگر بچہ کمزور ہو برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سات ۷ سال کی عمر سے بارہ ۱۲ سال تک کرالیا جائے اور اگر بچہ صحت مند ہو اور پیدا ہونے کے بعد سے ساتویں ۷ دن یا اس کے بعد کروالیا جائے تو اسکی بھی اجازت ہے جبکہ یہ کہنا کہ بارہ ۱۲ سال عمر کے بعد یہ کام نہ کروایا جائے درست نہیں ہے اس سے احتراز چاہیئے۔ الّا یہ کہ عمر اتنی ہو گئی ہو کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس میں اسکی طاقت نہ رہی ہو۔

كما في الهندية: إبتداء الوقت المستحب للختان من سبع سنين الى اثنتي عشر سنة هو المختار كذا في السراجية وقال بعضهم يجوز بعد سبعة ايام من وقت الولادة كذا في جواهر الفتاوى الخ (ص۳۵۷ / ج۵)

(جاری ہے)

وكما فى الدر المختار: والاصل ان الختان سنة (الى قوله) فلا يترك إلا لعذر وعذر شيخ لا يطيقه ظاهر ووقته غير معلوم وقيل سبع سنين كذا فى الملتقى وقيل عشر وقيل اقصاه اثنتا عشرة سنة وهو الاشبه وقال ابوحنيفه رحمه الله لا علم لى بوقته ولم يرو عنهما فيه شيئ فلذا اختلف المشائخ فيه الخ (ص ٧٥١ ج ٦) -

وفى الدر المختار: والظاهر فى الكبير أنه يختن ويكفى قطع الاكثر (ص ٣٥١ ج ٦) -

والله أعلم بالصواب

عبد الرزاق عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

١٥ جمادی الثانی ١٤٣١ھ .

الجواب صحيح

[illegible]

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

١١ جمادی الآخرہ ١٤٣١ھ

نائب رئيس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

الجواب صحيح

عبداللہ شوکت [illegible]

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

١١ جمادی الآخرہ ١٤٣١ھ

رئيس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الافتاء
٨١٧٥
٢٧/٥/١٠
[illegible]

[illegible]